قرآن کا سبق - 11b: آگ صرف چند دن (البقرۃ:80)

اس سبق کے اختتام پر آپ جان لیں گے کہ:

- یہود جھوٹا دعویٰ کرتے تھے کہ وہ مخصوص لوگ ہیں اور یہ کہ جہنم کی آگ انہیں ہر گز نہیں چھوئے گی۔
- وہ کہتے تھے کہ اگر آگ ہمیں چھوئے گی بھی تو بہت تھوڑے دنوں ہی کے لیے چھوئے گی۔
- اپنی خواہشات اور غلط خیالات کی بنیاد پر اللہ کی جانب کسی جھوٹی بات کی نسبت کرنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔

تلاوت و تشریح:

وَقَالُوۡا	لَنۡ تَمَسَّنَا	النَّارُ	اِلَّاۤ	اَيَّامًا	مَّعۡدُوۡدَةً ؕ
اور اُنہوں نے کہا:	ہر گز نہیں چھوئے گی ہمیں	آگ	سوائے	چند دن	گنتی کے، 1

قُلۡ	اَتَّخَذۡتُمۡ	عِنۡدَ اللّٰهِ	عَهۡدًا	فَلَنۡ يُّخۡلِفَ اللّٰهُ
کہہ دو:	کیا تم نے لیا ہے	اللہ کے پاس سے	کوئی عہد	2 کہ ہر گز نہ خلاف کرے گا اللہ

عَهۡدَهٗۤ	اَمۡ تَقُوۡلُوۡنَ	عَلَى اللّٰهِ	مَا	لَا تَعۡلَمُوۡنَ 80
اپنے عہد کے،	یا تم کہتے ہو	اللہ پر	جو	تم نہیں جانتے۔ 3

- جو کچھ بھی ہم کہیں یا کریں، اس کی بنیاد قرآن اور حدیث پر ہونا چاہیے۔ آپ کو کچھ ایسے لوگ بھی ملیں گے جو اس انداز سے بات کریں گے گویا وہ اسلام کے بارے میں اچھی طرح جانتے ہیں اور کہیں گے کہ اسلام میں یہ صحیح ہے، یہ غلط، یہ کام کرنا چاہیے، یہ کام نہیں کرنا چاہیے وغیرہ۔ حالانکہ بغیر درست معلومات کے اور قرآن و حدیث کی کسی مناسب دلیل کے بغیر اسلام کے تعلق سے کچھ کہنا بہت ہی بڑا گناہ ہے۔ درست اور صحیح طریقہ یہ ہے کہ جب بھی ضرورت پڑے تو کسی معتبر عالم سے پوچھ لیا جائے۔

1 رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں بنی اسرائیل کا دعویٰ تھا کہ جہنم کی آگ انہیں نہیں چھوئے گی، اور اگر وہ جہنم میں ڈالے بھی جائیں گے تو بس چند دنوں کے لیے ہی ڈالے جائیں گے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ان کا یہ خیال تھا کہ وہ اللہ کے محبوب اور پسندیدہ لوگ ہیں۔

2 کیا تم نے اللہ سے کوئی عہد لے رکھا ہے؟ کیا ثبوت کے طور پر اس طرح کی کوئی بات تمہیں اپنی کتاب میں ملتی ہے؟ تم نے جو اتنا بڑا دعویٰ کیا ہے تو اس کی کوئی بنیاد بھی ہے؟

3 قَالَ: ”اس نے کہا“، قَالَ عَلٰى: ”اس نے (کسی کے) خلاف کہا“۔

حدیث: رسول اللہ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ جس کا عمل اسے پیچھے کر دے تو اس کا خاندان (نسب) اس کے کام نہ آئے گا۔ (مسلم:2699)

اسلام کا نظام نہایت ہی سادہ اور صاف ستھرا ہے جس میں بدلہ کی بنیاد عمل پر ہوتی ہے۔

- رسول اللہ ﷺ نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا تھا کہ کسی کو کسی پر کوئی فضیلت اور بڑائی حاصل نہیں، سوائے تقویٰ کی بنیاد پر۔
- ایک طرح سے ہم سب حضرت آدم علیہ السلام کی اولاد ہیں؛ لیکن ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ چونکہ ہمارے پر دادا نبی تھے اس لیے ہمیں آگ نہیں چھوئے گی، یا یہ کہ ہم سیدھا جنت میں جائیں گے چاہے ہم کتنے ہی غلط کام کریں۔

تصور واحساس: تصور کیجیے کہ کوئی طالب علم یہ غلط خبر پھیلانے لگے کہ کلاس ٹیچر کچھ طلبہ کو ان کی محنت و کارکردگی دیکھے بغیر مکمل نمبرات دے رہے ہیں۔ ٹیچر کو جب یہ پتہ چلے گا تو محسوس کیجیے کہ ٹیچر کو کتنا غصہ آئے گا؟ ان کا سب سے پہلا سوال یہی ہو گا کہ ”تمہارے پاس اس کا کیا پروف ہے؟“ اور پھر اس غلط خبر کو پھیلانے والے کو یقیناً سزا ملے گی۔

غور و فکر:

- اللہ تعالیٰ نے ایک بہترین اور مناسب نظام بنایا ہے جس میں ہر ایک کے لیے انصاف ہے۔ اگر کوئی انسان اپنی خیالی دنیا ہی میں جیتا رہے کہ کچھ نہ ہوتے ہوئے بھی وہ سب سے الگ اور خاص ہے تو ایسا انسان بڑا نقصان اٹھانے والا ہے۔
- کون جنت میں جانے والا ہے اور کون جہنم میں جائے گا اس کے بارے میں اللہ ہی سب سے زیادہ جانتا ہے۔ نیک کام کرتے رہیے اور اللہ کی رحمت و مغفرت کی امید رکھیے۔ ایک نیک انسان ہمیشہ فرماں بردار ہوتا ہے اور غلطی ہونے پر جلدی توبہ کرنے والا ہوتا ہے۔

دعا: اے اللہ! اچھے کام کرنے اور بُرے کاموں سے بچنے میں میری مدد فرما۔

احتساب: کیا میں بھی کبھی جھوٹا دعویٰ کرتا ہوں یا کسی چیز کے بارے میں جھوٹ بولتا ہوں؟

پلان: ان شاء اللہ! میں کسی معتبر عالم کی نگرانی میں قرآن و حدیث کا تفصیل سے مطالعہ کروں گا؛ تاکہ شک و شبہات اور غلط باتوں سے محفوظ رہوں۔

اسماء وافعال: اس سبق کی آیات میں آنے والے کچھ اسماء اور افعال نیچے دیے گئے ہیں۔

اسماء

واحد	جمع	معانی
يَوْم	أَيَّام	دن
عَهْد	عُهُوْد	عہد

افعال: ہر فعل کے تحت دیے گئے تین افعال اور تین اسماء کی TPI کے ساتھ مشق کیجیے

کوڈ	مادہ	فعل ماضِ	فعل مضارع	فعل امر	اسم فاعل	اسم مفعول	کام کا نام	معانی
س	ع ھ د	عَهِدَ	يَعْهَدُ	اِعْهَدْ	عَاهِد	مَعْهُوْد	عَهْد	عہد لینا
س	ع ل م	عَلِمَ	يَعْلَمُ	اِعْلَمْ	عَالِم	مَعْلُوْم	عِلْم	جاننا
مس	م س س	مَسَّ	يَمَسُّ	مَسَّ	مَاسّ	مَمْسُوْس	مَسّ	چھونا
أسـ+	أ خ ذ	اِتَّخَذَ	يَتَّخِذُ	اِتَّخِذْ	مُتَّخِذ	مُتَّخَذ	اِتِّخَاذ	لینا

مشقی سوالات

1. بنی اسرائیل اس جملے ”آگ ہمیں ہرگز نہیں چھوئے گی مگر چند دن“ کا کیا مطلب بیان کرتے تھے؟
2. بنی اسرائیل کے اس دعویٰ کی کیا وجہ تھی؟
3. بنی اسرائیل کا یہ دعویٰ کیوں جھوٹا تھا؟